

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۴۲

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲/ +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ ہذاوہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴/ اُردو ۸/ اور ۱۲/ +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴/ و ۱۲/ رومن ۹/
اگر لوگ اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف گنا قیمتی ہی

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف ہیں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ایرانیوں نے بنام قونصل جنرل ٹرکی تار دیا ہے کہ تمام ایرانیان تیم بند اٹلی کی غاصبانہ وستمبر پر حیرت زدہ اور رنجیدہ ہیں - اور ان کے دل اپنے عثمانی بھائیوں کی ہمدردی میں حرکت کرتے ہیں - اور حق کی فتح کے لئے دعا مانگتے ہیں

۲ اکتوبر کو ہندوستان میں ایک اور تارا ظہور ہوا ہے جو صبح کے وقت دیکھا گیا۔

مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان عام جلسہ اٹلی کے غارت گر فعل پر ملال ونا راضی اور ترکوں کی مشکلات میں ان سے ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے شاہی مسجد لاہور میں ساڑھے پانچ بجے شام کے شروع ہوا اور نماز عشا کے وقت تک اس کی کارروائی جاری رہی - جلسہ میں لاہور مضافات کی اسلامی آبادی کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے سربر آوردہ قائم مقام شامل تھے - اور حاضرین کی مجموعی تعداد کا تخمینہ بارہ تیرہ ہزار تک لگایا جاتا ہے جلسہ کی صدارت نواب محمد علی خاں صاحب قزلباش رئیس اعظم وسینیر وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور نے فرمائی

دہلی دربار میں ولایت کے مندرجہ ذیل نامی گرامی اخباروں کی جانب سے ان کے قائمقام شریک ہونگے - دی ٹائمز ڈیلی ٹیلیگراف - مورننگ - پوسٹ سٹنڈرڈ - ڈیلی میل - ڈیلی - مرر - پریس ایسوسی ایشن - دی الڈ سٹڈ - لنڈن نیوز - دی سفیر - دی ڈیلی - ایکسپریس ان کے علاوہ اخبارات سکاٹسمین ڈیلی سکیچ - لیورپول - کوریر - اور سنٹرل نیوز ایجنسی وغیرہ بھی اپنی جانب سے قائمقام روانہ کرینگے -

آسٹن (پنسلونیا) میں آب بند کے ٹوٹ جانے کے باعث سارا شہر بہ گیا ہے - خیال ہے ۲۰۰۰ کی آبادی میں سے ۲۰۰۰ آدمی تلف ہو گئے ہیں۔

بعد کی خبر آسٹن میں بند ٹوٹ جانے کے باعث ۸۵ آدمی مر گئے ہیں۔

اٹلی اور بحیرہ قلزم کے اطالین مقبوضات میں جو روشنی کے مینار ہیں - ان کی روشنیاں بجھا دی گئی ہیں۔

اطالین اخبار انگلستان کو یاد دلاتے ہیں کہ صرف اٹلی ہی ایسا ملک تھا جو جنگ بوئیر کے ایام میں برطانیہ کا حامی رہا - اٹلی سمجھتا ہے کہ تہذیب کے مقصد اس وقت جس طرح خطرے میں تھے - اس طرح آجکل ہیں - اور امید رکھتا ہے کہ انگریزی اخبارات اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرینگے -

لاٹیڈز کے انگریزی دفتر جہازات نے گورنمنٹ کی توجہ اس شدید نقصان پر مبذول کرائی ہے - جو دونوں لڑنے والی سلطنتوں کے سواحل پر مثلاً دردانیال وبحیرہ قلزم میں روشنیاں بجھنے سے بحیرہ اسود ہندوستان وآسٹریلیا کی انگریزی تجارت کو متصور ہے - برطانیہ کے جنگ اٹلی وٹرکی سے الگ تعلق رہنے کا اعلان لنڈن گزٹ میں شائع ہو گیا ہے۔

فارموسے کے سہم وحشی اس لئے جاپان میں لائے گئے ہیں کہ زمانہ حال کی ترقی کو دیکھکر اپنے بھائیوں میں اس کا پرچار کریں -

اکتوبر کو جدید مہاراجہ راج راجیندر نرائن بھوپ بہادر نے کوچ بہار کی گدی پر قدم رکھا - اعلان انگریزی اور بنگلہ میں شائع ہوا ہے -

صوبجات متحدہ میں حرفت وصنعت کے تین نئے سکول جاری کرنے کی منظوری وزیر ہند نے بھیجی ہے

یہ بات فیصلہ ہو چکی ہے کہ ملکہ معظمہ ان ایام میں جبکہ ملک معظم نیپال میں شکار کرنے کے لئے جائیں گے شہر آگرہ میں سکونت پذیر رہیں گی -

ریڈیم کی دھات کیسی قیمتی ہے کہ چائے کے چمچ کے برابر ریڈیم کی قیمت ۵۰۰۰۰ ہزار پونڈ یعنے ۷½ لاکھ روپیہ ہوتی ہے -

انگریزی زبان کے الفاظ ایسے بڑھتے جاتے ہیں کہ فرنچ زبان سے اب چو گنے ہیں -

ملک پولینڈ کے شہر داشان میں نالی کا فرش بنایا جاتا ہے جو بہت عمدہ ہوتا ہے -

تار کی بہار

مہم کی روانگی ابھی ملتوی رہیگی۔ روم میں کل شام کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اگرچہ باربرداری کے جہازوں کو درست کرنے کی تیاریاں نہایت سرگرمی سے جاری ہیں لیکن سپاہ مہم کی روانگی اس وقت تک ملتوی رکھی جائیگی جب تک بحرہ روم سے بلا خطرہ گذرنے کا اطمینان نہ ہو جاوے گا۔

ترکی قیدی۔ میلان کا ایک تار مظہر ہے کہ پانچسو سے زیادہ قیدی مختلف اطالین بندرگاہوں پر پہونچتے ہیں یہ لوگ کیپرا کی بارکوں میں رکھے جائینگے۔

سپاہ روانگی پر مستعد۔ ہم ٹیرپولی کی سول گخنیٹ جو ۲۰ ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے روانگی کے لئے تیار ہے اس کو روانگی اطالین کروزر اُن کی ان رپوٹوں کے باعث ملتوی کردی گئی ہے کہ ترکی تارپیڈو کشتیاں کل رات کو اس راستہ پر موجود تھیں جو مہم اختیار کریگی۔

اٹلی میں تجویز کی جارہی ہے کہ ۵۰ ہزار آدمی ایک ہفتہ کے اندر ٹریپولی میں اتار دیے جاویں

مداخلت کی ضعیف توقع۔ انگلشمین کلکتہ کا نامہ نگار لندن سے تار دیتا ہے کہ جنگ کی خبریں بہت متضاد متناقص ہیں۔ لیکن موجودہ منزل پر دول یورپ کے مداخلت کرنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

ترکونکا ارادہ جنگ لا۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کا خاص نامہ نگار قسطنطنیہ سے خبر دیتا ہے کہ ٹرکی نے بہت سخت مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

برٹش مدبرین حالت یورپ پر۔ لندن ۴ اکتوبر مسٹر میکن کینا وزیر جنگی بحر نے گزشتہ دن پر تحریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی تمام دلچسپی بجائے امن پر قائم ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

لودیانہ پرسبٹیری کا اجلاس بمقام دہرہ دون میں ۳ و ۴ و ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ہوتا رہا۔ بہت سے مفید معاملات طے کئے گئے۔ طالب علموں کا امتحان ہوا۔ اور مسٹر یوحنا خان اور مسٹر جیسری سنگھ کا امتحان خادم الدین کے درجے کے لئے ہوا اور دونوں صاحبان کے امتحان منظور ہوئے۔ اور اُن کا آرڈی نیشن بھی ہوا۔ اس پرسبٹری کے اجلاس کے علاوہ بڑی عمدہ میٹنگز بھی ہوتی رہیں۔ جنکا پروگرام پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔ اور جناب پادری نوردن صاحب اور پادری چیپامین صاحب باہر سے درس دینے کے لئے بلائے گئے تھے۔ جنہوں نے بہت مفید اور پرجوش درس دیئے۔ اور سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ کاشکہ ایسی میٹنگز ہر دفعہ پرسبٹری کے موقعوں پر ہوا کریں جن سے جماعت کو اور ممبروں کو روحانی فائدہ حاصل ہو۔ اس پرسبٹری میں لودیانہ کلیسیا کی طرف سے مسٹر یوحنا خان صاحب کو بلاہٹ دیگئی تھی کہ وہ لودیانہ کلیسیا کے پاسبان ہونا منظور کریں۔ اُنہوں نے اس کو منظور کیا اور پرسبٹری نے بھی اُس کو منظور کر لیا۔ اور صاحب موصوف کا آرڈی نیشن کیا گیا۔ جس کے بعد ایک کمیٹی پادری ویلیٹی صاحب اور پادری رائے صاحب مقرر کئے گئے کہ لودیانہ میں جاکر اُن کے تقرر کی رسم کو پورا کریں۔ اور بروز اتوار ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو وقت شام کی عبادت کے اُن کی رسم تقرری پوری کی گئی۔ اس وقت تمام گرجہ کونوں تک بھرا ہوا تھا۔ اور بڑے موثر کلمات سے اور نصیحتوں سے یہ رسم انجام دی گئی۔ یہ موقعہ قابل دید تھا

*

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۵

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ذات صرف انسانی ذات نہ تھی بلکہ وہ خدائی ذات رکھتا ہوا انسان تھا کیونکہ وہ خدا کا کلام مجسم ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ اس لئے اس کا درجہ اور منصب تمام انسانوں کے مقابلے میں اعلےٰ اور افضل تھا وہ خدا کی تمام صفات رکھتا تھا۔ اور اس لئے اس کو کسی امر کی حاجت اور تنگی نہ تھی وہ ذات آلہی کی مانند تمام چیزوں کا خود خالق اور مالک تھا اس کا مرتبہ اور قدر و منزلت خدا کی پاک ذات کا تھا نہ کہ صرف انسان کا۔ جس کسی نے انجیل مقدس کو غور کے ساتھ پڑھا ہے اُس کو یہ باتیں بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں۔ پر اب اسباب کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حالانکہ خداوند یسوع اپنی ذات میں کامل اور قادر تھا لیکن اس نے کیسی اعلےٰ قسم کی ایثار نفسی کے کام جو کسی دوسرے شخص سے ہونے ناممکن ہیں کر دکھلائے خدا کی ذات و صفات ہونے کے باوجود اس نے اس عزت اور حشمت کو غنیمت نہ جانا بلکہ خاکی کی صورت اختیار کی اور گنہگار بنی آدم کی شکل میں اسنے اپنے آپ کو پستی کے نیچلے درجہ تک خاکسار بنایا اور نہایت ذلیل اور بے قدری کی حالت کو اختیار کرکے اور انسانی شکل و صورت اور حواس رکھتے ہوئے بالکل پاک و بے لوث زندگی بسر کرتا رہا۔ اور جذبہ انسانی کو جو قدرتی اور لازمی طور سے ہر ایک بشر پر وارد ہیں غالب آتے ہوئے کامل اور صادق بنا رہا۔ یہاں تک کہ اپنی

تمام حشمت اور شان آلہی کو ترک کرکے انواع واقسام کے دکھ اور تکلیفات کو گوارا کرتے ہوئے تمام خوبیوں اور عظمتوں کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو پست کیا۔ ذات آلہی رکھتا ہوا قادر مطلق سب کچھ بخوشی خود ترک کرکے ہر صورت سے خاکسار اور لاچار بننا پسند کیا۔ اس سے بڑھکر اور کونسی ایثار نفسی ہو سکتی ہے؟ اور کون ایسا کر سکتا ہے کہ یہاں تک پست ہوجاوے کہ خالق ہو کر مخلوق کا درجہ اختیار کرے اور درجہ بھی کونسا کہ دنیا میں مارا کوٹا اور بالکل حقیر ونادار بنے آہ! کیسا دلخراش معاملہ ہے۔ بلکہ ایک نہائت غیر معمولی کام ہے۔ جو کبھی دیکھا نہیں گیا اس لئے اس کو کلام مقدس میں دینداری کا بھید کہا گیا ہے۔ اور اس کا نام بھی عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ رکھا گیا۔ جائے غور ہے کہ اس کے اس تارک ہونے میں اس کو کیا چھوڑنا پڑا۔ آسمان جس کی شان وشوکت اور جاہ وجلال کی کوئی حد نہیں ہے اور اس کے بجائے دنیائے دوں کی تمام ادنےٰ درجہ کی مصیبتیں اپنے اوپر گوارا کیں۔ جو ایک چھوٹی بات نہیں بلکہ بڑی حیرت اور عجائبات کی کہانی ہے۔

ہمعصر پرکاش مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء میں لالہ دیناناتھ ایڈیٹر ومالک اخبار ہندوستان کی قلم سے لکھا ہوا ایک مضمون بعنوان "پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی" میں دو باتوں کا عجیب بیان کیا ہے۔ ایک میں تو ایڈیٹر صاحب انگریزی سلطنت کی عظمت اور پرشان عمارت کا ذکر کرتے ہیں۔ جن سے کوہ ہمالہ کی نچلی چوٹیاں شاندار بنی ہوئی ہیں۔ اور گہری نظر سے وہ بتلاتے ہیں کہ یہ انگریز صاحبان اپنے جسمانی آرام کے واسطے مقدم سمجھا کرتے ہیں۔ اور یہ نظارہ نہایت دلکش اور عجیب ہے۔ دوسرا بیان ایڈیٹر صاحب یہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہندو مندر اس پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹیوں پر تعمیر ہوئے ہوئے موجود ہیں۔ اور اس سے وہ اپنے پرانے بزرگوں کو ترجیح دیتے ہیں نہ صرف ایسی بلندی پر ایسی عمارتیں بنانے کی وجہ سے بلکہ اس وجہ سے کہ ان کے دماغ اور عقلیں ایسی روشن اور اعلےٰ تھیں کہ وہ جسم کے خیال کی نسبت زیادہ خیال روحانی رکھتے اور الہٰیات میں خاص خیال عبادت کا رکھتے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آیا وہ طریق عبادت جو ان مندروں میں ہوتا ہو کیا وہ راست اور حق ہے؟ کیا وہ آریہ مندر ہیں جہاں صرف خدا کی پرستش ہوتی ہے یا کہ دیوی اور دیوتوں کے مندر ہیں؟ یا کہ سناتن دھرم کے مندر ہیں کہ جن کے برخلاف آجکل کے آریہ صاحبان بڑے زور شور سے لیکچر پر لیکچر دے رہے ہیں؟ جس عقل اور طریق عبادت کی آپ تعریف کرتے ہیں آریہ اس کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ پھر آپ کے پرانے بزرگوں کی فضیلت کہاں رہی؟ واقعی ان پہاڑی مقامات کی خوبصورتی اور قدرتی نظارے کی جتنی تعریف کیجاوے وہ تھوڑی ہے۔ پر ان مندروں اور طریق عبادت کے تو آریہ صاحبان سخت مخالف ہیں۔ اور وید وید پکارتے ہیں۔ پھر یہ تعریف چہ معنے دارد؟

ایک امریکن ڈاکٹر چارٹرز نے جو مدراس میں ریدانت اور یوگ کی تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک ہندوستانی کیساتھ گفتگو کی جو ایک اخبار میں جسکا نام "ہندو" ہے شایع ہو چکی ہے۔ اس کا آخری حصہ ہمعصر انڈین ریویو نقل کرتا ہے۔ جس کا ترجمہ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں۔

"ہندوستانیوں کی نسبت میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ میں بزدلی اور ڈرپوکی کو ہر ایک ہندوستانی کے چہرے پر دیکھتا ہوں جبکہ میں دیکھتا ہوں وہ اپنی مستورات کے سامنے شیر کی طرح بولیں۔ لیکن جب وہ دفتر میں جاتے ہیں وہ بے زبان بیلے بنجاتے ہیں۔ اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کی نوکری جاتی نہ رہے۔ امریکہ میں یہ حالت نہیں ہے بلکہ جب کبھی امریکہ کا باشندہ اپنے دفتر کے مالک یا پریذیڈنٹ روزویلٹ اور ٹافٹ کے ساتھ واشنگٹن میں ملاقات کرتے ہیں تو وہ اُن کے ساتھ دست پنجہ لیتا ہے اور مرد بکر اُن سے کلام کرتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں لوگ اپنے آقا کے سامنے ڈر اور خوف سے کانپتے ہیں مجھے خوف ہے کہ اُن کی بزدلی اُن کے ہندو دل اور پیدائش کے وقت اُن کی بے علم اور جاہل والدہ کی طرف سے بچپن کی عمر سے ڈالی جاتی ہے۔ جو اپنے بچوں کو بدروحوں اور جن اور بھوتوں کی کہانیوں سے ڈراتی ہے۔ اس کا جلد رفیعہ کرنا چاہیے۔ ہندوستان کی عورتوں کو عمدہ تعلیم کی بڑی ضرورت ہے۔ تاکہ اُن کی زندگی کے ہر پہلو میں سے جہالت دور ہوجاوے۔ اور وہ بجائے اپنے بچوں کو ڈرانے کے ان کے دلوں میں دلیری اور بہادری بھریں اور اپنے ملک کے بہادر لوگوں اور بڑے نامی گرامی بادشاہوں اور شہیدوں اور سنت لوگوں کی کہانیاں سنا دیں۔ اور اُس کے لئے چاہیے کہ وہ پہلے خود ان سے واقف ہوں۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ عورتوں کو علم سے مستفیض کریں اور ہمیشہ کوشش کریں کہ خوف اور ڈر دلانے کی بزدلانہ عادت کو بچوں سے بالکل دور رکھیں۔"

اہل اطالیہ ترپولی کا جدید نظم قائم کرنے کے کاموں میں نہایت مشغول ہیں۔ جبتک برسی نہ داخل ہوسکی اس وقت تک اندرونی ملک کی جانب پیش قدمی نہ ہوگا پناہ گزیں نہایت عجلت کے ساتھ واپس آرہے ہیں اطالیہ میں اسبات پر نہایت خوشی ظاہر کی جاتی ہے کہ سرنیکا پر نہایت صلحمانہ طریقہ سے قبضہ ہوگیا جو صوبہ ترپولی کا سب سے زیادہ زرخیز ضلع ہے۔

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - جس طرح سے میور صاحب نے قریش کے مظالم کو نظر انداز کر کے الٹا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادتی اور جنگ میں سبقت کرنے کا الزام لگایا ہے اسی طرح سے وہ مسیحیوں کی ان حرکتوں پر آنکھ بند کرتا ہے۔

اقول - جناب میور صاحب نے تو واقعات کی بنا پر اپنے تمام بیانات میں موقعہ بموقعہ اسباب کو صاف طور سے ثابت کر دیا ہے کہ اہل اسلام اور قریشیوں کے معاملہ میں جنگ وجدل اور لڑائیوں کے ذمہ وار سراسر اہل اسلام تھے۔ نہ کہ قریش اگر واقعات ایسے نہیں تھے تو سچائی کے ساتھ ان کو رد کرو۔ اور ایسا ہی معاملہ اہل اسلام اور عیسائیوں کا ہے وہ بھی ان لڑائیوں کے ذمہ وار گردانے نہیں جاتے۔ بلکہ اہل اسلام نے خود ظلم کر کے اُن کو تکلیف دی جس کے بدلے اپنے بچاؤ کے لئے اُن کو جنگ کرنے پڑے۔ بے چارے میور صاحب کو کیوں آپ ناحق الزام لگاتے ہیں۔ اگر میور صاحب اپنی آنکھوں کو بند کر کے لکھتا تو آپ بڑے فخر سے اُن کے بہت سے فقروں کو اقتباس کر کے مسیحیوں کو ملزم بنانے کی کوشش نہ کر سکتے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ میور صاحب راست گو صاحب تھے۔ اور جو کچھ وہ لکھتے رہے انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھتے رہے۔ مگر آپ کیونکر اس کو تسلیم کر سکتے ہیں؟

قولہ - اور ان کے وحشیانہ حرکات پر مطلقانہ توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کو الزام دیتا ہے۔ کہ ان مظالم سے تنگ آکر اپنی حفاظت کا کیوں انتظام کیا۔

اقول - ظلم سہنے والے کون؟ مسلمان اور ظالم کون؟ عیسائی! جس نے تواریخ کا تھوڑا سا بھی مطالعہ کیا ہے اور مسلمانوں کی سپرٹ سے واقف ہے وہ ایک منٹ کے لئے بھی اس خیال کا حامی نہیں ہو سکتا۔ عیسائیوں پر ظالم ہونے کا دعویٰ کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اور اگر کوئی ظلم کرے تو وہ بائبل کے خلاف بلکہ عیسائی ہونے سے منکر سمجھا جاویگا۔ کیونکہ ظلم وجبر عیسائیوں کی تعلیم سے بالکل خارج ہے۔ حفاظت کرنا تو سب پر فرض ہے مگر حفاظت کرتے وقت ایسا بے رحم ہو جانا کہ حد اعتدال سے بڑھ جانے کا نام ظلم ہوگا۔ جو کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔

قولہ - معلوم ہوتا ہے کہ ولیم میور اور دوسرے مسیحی معترضین اسلام کے دشمنوں کے لئے خواہ وہ مکے کے قریش ہوں یا صحرا کے بدو خواہ مدینے کے یہودی ہوں یا صحرائے شام کے عیسائی غرض ہر ایک کے لئے اسباب کو جائز قرار دیتے ہیں کہ مسلمانوں پر جس قدر چاہیں سختی وتعدی کریں۔ بلکہ محض اس جرم پر کہ اُنہوں نے اسلام کیوں قبول کیا بے شک انہیں قتل بھی کر دیں اور اُن کے نزدیک مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی تدبیر کریں۔

اقول - یہ تو صرف آپ کا قول ہے۔ تماشہ دیکھئے کہ خود تو اسلام ان تمام فرقوں پر چڑھائیاں کر کے ان کا ناک میں دم کرتا رہا اور بے شمار معرکوں میں ان تمام اقوام کے ساتھ گذشتہ دنوں میں غلطاں وپیچاں رہا اور اب الٹا طعن ان قوموں کے اوپر دھرتا ہے۔

باقی دارد

اقتباس

آج کا دکھ آج ہی کے لئے بس ہے

جبکہ میں پہاڑ کی ڈھلوان میں گھاس چرایا کرتا تھا میں ایک بکری کو ایک لمبی اور چھوٹی سی رسی رکھا کرتا تھا۔ جس کو میں بڑی آسانی سے نزدیک کے چھوٹے اور بڑے پانی میں ڈالکر اپنا شکار کر لیتا تھا۔ لیکن جبکہ میں ۳۰ یا ۴۰ فٹ لمبی رسی لیکر جاتا تو وہ بڑی دور تک جا کر کبھی کسی لکڑی سے اٹک جاتی اور کبھی کسی چٹان سے جا گرتی اور کبھی کسی درخت کی لٹکنے والی ٹہنی سے جا پہنچتی تھی۔ اور شکار کھویا نہ جاتا تھا۔ ٹھیک اسی طرح سے اکثر آدمی ہیں جو اپنے فکروں اور تردودں کو بہت دور تک بے فائدہ بڑھا لیتے ہیں اور حد سے بڑھکر آئندہ زمانہ کا بے فائدہ فکر واندیشہ کر کے اپنے دل کو قسم قسم کے غموں اور دکھوں سے بھرتے ہیں۔ بعض وقت آئندہ اپنے ۳۰ یا ۴۰ برسوں کی فکر کرتے اور ناحق تکلیفات میں مبتلا ہوتے۔ پس چاہئے کہ وہ صرف یاد رکھیں کہ آج کا دکھ آج ہی کے لئے بس ہے۔

بیچر



مُراسلات

دنیا کی قدیم قومیں

قوم بابل

نمبر ۲

وہ بڑا حصہ ملک جو کہ دو بڑے اور مشہور دریاؤں یعنی دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہی درحقیقت ایک ملک ہی جس کے شمالی حصہ کو ملک اسور کہتے ہیں اور جسکا دار الخلافہ نینوہ تھا جنوبی حصہ کا نام بابل تھا جس کے دارلخلافے کا نام بھی بابل ہی تھا اس ملک کے قدیم باشندے سیم کی اولاد تھے اور اسی واسطے اُن کو سیمٹک اور تورانی نسل او کہتے ہیں۔ زمین بہت زرخیز تھی اور اسکی مٹی اینٹوں اور کھپریل وغیرہ کے بنانے کے لئے نہایت مناسب تھی۔ (دیکھو پیدائش ۲: ۱۱) یہیں وجہ آبادی بکثرت ہوگئی اور بڑے بڑے شہر بن گئے۔ آفتاب و مہتاب کی پرستش کے عالیشان معابد ظہور میں آگئے معلوم ہوتا ہی کہ برج بابل بھی کسی ایسی ہی غرض کے لئے بنایا گیا تھا۔ (دیکھو پیدائش ۴: ۱۱) شہر بابل میں سب سے مشہور عمارت بال کا معبد تھا جس کے عین بیچوں بیچ ایک سنہری مورت چالیس ہاتھ استادہ تھی۔ (دیکھو دانی ایل ۳ باب) بہت قدیم زمانے میں ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ لکھنا اور کندہ کرنا جانتے تھے۔ ان کی طرز تحریر کو کونی فارم کے نام سے نامزد کیا جاتا ہی کیونکہ حروف کی شکل پیکانی تھی۔ اور بہت سارے تاریخی واقعات جو کہ تختیوں یا گولوں پر کندہ ہیں حال کے زمانے میں شہر بابل اور نینوہ کے کھنڈرات سے برآمد ہوتے ہیں۔ بابل عراق کاد اور کلناہ ملک بابل یا سنار کے مشہور شہر تھے (دیکھو پیدائش ۱۱: ۹-۱۰) دریائے دجلہ کے پرے کنارے پر اُور بسلح کا عالیشان اور مشہور شہر واقع تھا جس کے بادشاہ باقی حصہ بابل پر افسری کا دعوی کرتے تھے۔ اسی جگہہ سے ابرہام سرزمین کنعان کی طرف روانہ ہوا اور دوران سفر میں حاران پر ٹھہرا (دیکھو پیدائش ۳۲: ۲۶-۱۰) وہ عبرانیوں کی قوم میں سے تھا جو اپنے آپ کو عبری کہتے تھے۔ (عبری یعقوب اور اسرائیل تینوں نام پیکانی شکل نقشوں میں پائے گئے ہیں)۔ ابراہیم کا سفر کنعان کو شاہراہ تجارت سے تھا جو کہ فلسطین کے بیچ میں سے یروشلم کے پاس سے ہوتا ہوا اور پھر جنوبی حصہ فلسطین میں سے گزرتا ہوا مصر کو چلا جاتا تھا۔ بابل اور مصر کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا تھا۔ پیدائش کی کتاب کا ۱۴ باب ایک خاص لطف سے پُر ہی کیونکہ جب ہم اسکو پرانی بابلی تحریروں سے مقابلہ کرتے ہیں تو اسکو بالکل صحیح پاتے ہیں۔ ان تحریروں میں ہم پڑھتے ہیں کہ بابل کے تین بادشاہ یعنی سنعار کا بادشاہ امرافیل۔ الاسر کا بادشاہ اریوک اور جاویوں کا بادشاہ تدعال اپنے شہنشاہ کدرلاعمر (جو کہ پہلے ایلام کا بادشاہ تھا) کے جھنڈے تلے کنعانی سرداروں کی بغاوت کو فرو کرنے کیلئے بحیرہ مردار کے کنارے پر جمع ہوئے۔ وہ علاقہ جس پر یہہ سردار حکومت کرتے تھے خاص طور پر قیمتی تھا کیونکہ اس کی زمین سے نفتا پیدا ہوتا تھا۔ اور ان لوگوں کے لئے نفتا ایسا ہی ضروری تھا جیسا ہم لوگوں کیلئے آجکل مٹی کا تیل۔ یہہ صرف گچ بنانے کے ہی کام نہیں آتا تھا بلکہ اس کو صاف کرکے روشنی اور حرارت پہنچانے کے کام میں لاتے تھے لہذا شاہان بابل فلسطین کے اس حصے کو ضائع نہیں کر سکتے تھے۔ کنعانی سرداروں کے ساتھ اس جنگ کے دوران میں ابرام عبرانی کی امرافیل سے بہت بھیڑ ہوئی جو کہ اسورین میں آمارو پل اور بابلیوں میں خامورابی کے نام سے مشہور ہی اور جس نے بعد ازاں کدرلاعمر سردار ایلام کو اسکے اپنے ملک میں واپس بھگا دیا اور بابل کے مشہور شاہوں میں سے ایک ہو گیا۔ بائبل سے معلوم ہوتا ہی کہ ابرام کنعان میں ایک بڑا آدمی ہو گیا تھا۔ اور اغلب ہی کہ وہ ملک کے اس حصے کا گورنر بھی بن گیا تھا جہاں کہ وہ آباد ہوا تھا (دیکھو پیدائش ۶: ۲۳) خامورابی یا امرافیل قریب ۱۵۰۲ سال قبل مسیح کے خود مختار ہو گیا اور اسی کے جانشینوں کے زمانے میں بابل ایشیا کے سب بڑے شہروں میں سے ایک ہو گیا۔ اس کے عہد سے ایک ہزار برس پہلے تک یہہ ملک چھوٹے چھوٹے صوبوں پر منقسم تھا اور تہذیب نے بھی کچھ ترقی نہیں کی تھی مگر اس ملک کے لوگ قدیم زمانے سے قیمتی پتھروں پر کندہ کرنے اور ململ اور ریشم کی باریک اور نازک پارچہ بافی میں مشہور تھے (دیکھو یشوع ۷: ۲۱) ۱۳۰۰ سال قبل مسیح بابل کو اسورین شاہوں نے فتح کر لیا جن میں سے مفصلہ ذیل بادشاہ مشہور گزرے ہیں۔ تگلاث۔ پلاسر ا۔ شلمانیسر ا۔ شلمانیسر ثانی (جس نے کہ ۸۵۴ قبل مسیح کے قریب بن ہداد شاہ دمشق اور اخیاب شاہ اسرائیل کی سازش کو فرو کیا) تگلاث پلاسیر ثانی (۷۴۳ قبل مسیح دیکھو سلاطین دوئم ۲۷)۔ اسورین سلطنت اسور بام پال کے عہد میں قریب ۶۶۰ قبل مسیح اپنے اوج پر تھی۔ ۶۲۵ قبل مسیح اس کے نائب نیوپولاسر نے اسکو تخت سے اتار دیا جس کے بعد اس کا بیٹا نبوکدنضر ۶۰۴ قبل مسیح میں تخت نشین ہوا جس کے ۴۳ سالہ عہد میں شہر بابل دنیا کی بیگم (مسٹرس) کہلانے لگی۔ مگر اسکی سلطنت آہستہ آہستہ زوال پذیر ہونے لگی اور آخر کار سائرس ایران کے مشہور بادشاہ نے اس کو فتح کر لیا۔

اہل فونیشیا

اہل فونیشیا بحیرہ روم کے کنارے اُس قطعہ پر آباد تھے جو کہ اب اسریا کہلاتا ہی۔ اُن کے مشہور شہر ٹائر اور سڈون تھے۔ ان کی تاریخ قریب ۱۵۰۰ سال قبل مسیح سے شروع ہوتی ہی شروع ہی سے وہ تہذیب اور تجارتی سڑکوں کے لئے مشہور تھے۔ تجارت۔ سیاحت اور فن جہاز رانی میں وہ شہرہ آفاق تھے۔ پارچہ بافی۔ دھاتوں کا کام اور ہر ایک قسم کے آرائشی کام میں ید طولےٰ رکھتے تھے بہت قدیم زمانے میں وہ آئینہ سازی۔ رنگسازی۔ اور موسیقی میں فوق رکھتے تھے۔ ایک خاص قسم کی مچھلی کے رس کو خوبصورت رنگ دینے میں استعمال کرتے تھے اور شہر ٹائر کا ارغوانی رنگ ہر ایک جگہ بہت ہی خوبصورت رنگ مانا گیا تھا اور شاہوں کی پوشاکیں رنگنے میں استعمال ہوتا تھا

اسواسطے اس کا نام بھی شاہی رنگ ہی پڑ گیا تھا۔ وہ یہودیوں کے پڑوسی تھے جن کے ساتھ انکا دوستانہ اور تجارتی تعلق تھا۔ (دیکھو پیدائش ۱۵-۱۰) سلاطین اول ۷: ۱۹ اور دوم کرانیکلس ۱۸: ۱۰ اور ۱۴: ۲۔ اور اول سلاطین ۴۲: ۱۵-۷) سلیمان کی عبادت گاہ کی خوبصورتی اور شان تمر اور سٹرون کے کاریگروں کے ہنر کا نتیجہ تھی۔ تاہم اہل فونیشیا کا ناز اس بات پر ہے کہ انہوں نے حروف تہجی سے لکھنا ایجاد کیا اور یہ طریقہ بہت جلدی تمام دوسرے ملکوں میں پھیل گیا۔ ایشیا اور یورپ کی دوسری قوموں نے اس کی تقلید کی اور اب دنیا کی بہت ساری قوموں کی یہی طرز تحریر ہو گئی ہو +

راقم۔ پادری جے ایچ۔ آرٹسن۔ شہر جالندھر

ایک عرض

گذارش بڑے ادب اور عجز سے ہے۔ کہ ہم نے نور افشاں مطبوعہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء صفحہ ۷ کالم دوئم میں پادری جوالا سنگھ صاحب کا بریلی سے تشریف لاکر لودیانہ میں لیکچر دینا جو کہ آپ کے مبارک دست کا لکھا ہوا۔ اور شائع ہوا دیکھا پڑھا۔ دل کو بڑی خوشی اور اوسط درجہ کا جوش پیدا ہوا کیونکہ معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے اول روز ویدوں کے وہ کھنڈ کئے۔ کہ آریہ صاحبان کو سوائے منہہ کی کھانے کے اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور اُن کے دلائل علم اور عقل پر مبنی تھے۔ اور تمام دلائل کو انہوں نے آریہ کی کتب مقدسہ سے ثابت کیا۔ اور اُن کو بے رحم وظالم ثابت کیا تعلیم وید کو فضول اور آدمیوں کی بناوٹی بات بتلایا۔ از روے دلائل عقلیہ۔ اور آخرش انہوں نے بڑے زور شور سے کہا۔ کہ اگر ان دلیلوں میں سے کوئی آریہ صاحب ایک کو بھی جواباً توڑ سکے۔ تو تادم آخر غلام رہونگا۔ آخر تک اس لیکچر کا احوال پڑھنے اور سُننے سے واقعی ہم سب مسیحی بھائیوں کو خوشی اور جوش حاصل ہوتا ہے لیکن افسوس کہ آپ نے صرف پادری صاحب کی تعریف کو لمبا چوڑا کرکے بیان کیا۔ مگر اُس شیریں کلام کا جو لاجواب تھا۔ کوئی ذکر نہیں کیا تاکہ روشنی کے سامنے اندھیرے کی کچھ طاقت نہیں۔ لیکن آپ کو مناسب تھا۔ کہ اُن سوالوں کو جنکا کوئی آریہ صاحب جواب نہ دیسکا تحریر کرتے۔ تاکہ ہم سب مسیحی بھائیوں کو بھی جو ایسے سوالوں سے محض اندھے ہیں۔ علم اور روشنی بخشی جاتی + کیونکہ جب میں نے دو آریہ صاحبان کو سرگنگو بندپور میں اپنا نور افشاں کا پرچہ پرانے دستور کے مطابق دکھلایا۔ تو وہ کڑکڑائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ کوئی بے علم اونچے مرید ہونگے۔ جو جواب نہ دے سکے۔ لاؤ۔ تو ہم جواب دیتے ہیں۔ التماس ہے۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو ضرور اُن سوالوں کو جو موقع لیکچر کئے گئے تھے۔ دوبارہ مبارک دست سے تصدیق فرماویں۔ زیادہ شوق ملاقات

راقم

ایس۔ جی شریف۔ خادم مسیح۔ سیاب

ضرورت

ایک اپر پرائمری اسکول کے لئے جو مسیحی بچوں کا اسکول ہے ایک استاد کی ضرورت ہے رومن اردو جاننا بھی ضروری ہے۔ تنخواہ چھ روپے ماہوار معہ خوراک ریٹرن کے ساتھ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں +

المشتھر

مس سکاٹلینڈ ترن تارن۔

سی۔ ایم۔ ایس مشن

* فٹ نوٹ۔ ہم تو چاہتے رہے کہ خود پادری جوالا سنگھ صاحب یا اور کوئی حاظرین میں سے بطور اختصار کے ان لیکچروں کا کچھ بیان لکھتے مگر کسی صاحب نے اس تکلیف کو گوارا نہ کیا۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر

سیالکوٹ کنونشن

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہے کہ سیالکوٹ کنونشن ہمارے پنجاب اور ہندوستان کے اُن نامی اور فرضی عیسائیوں کے جگانے کا ایک زبردست وسیلہ ہوئی ہو جو کہ دنیاداری اور لباس پرستی اور جسم پرستی اور جسمانی خواہش پرستی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہم اس کنونشن کو اور اس کے فوائد کو کبھی بھول نہیں سکتے ہیں۔ اگر مبالغہ نہ ہو تو میں آزادی کے ساتھ یہ کہنے کو تیار ہوں کہ اس کنونشن کے ذریعہ سے ہزاروں روحانی مروے زندہ ہو چکے ہیں۔ اور جو جوان زندوں نے پنجاب اور ہند میں کام کئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ عزت اور جلال اور بزرگی مبارک خداوند یسوع یعنی ہمارے نجات دہندہ کو ہووے۔ آمین

چونکہ میں ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کی کنونشن میں موجود تھا اور تمام وقت پیغام رساں کے پیغاموں کو سنتا رہا اور میں اس کنونشن کے پانچ سالہ بچہ ہونے کا بھی حق رکھتا ہوں۔ (روحانی بچہ) اس لئے میں جرأت کے ساتھ اور فائدہ عام کے لئے اس سال کی کنونشن کا مختصر حال آپ کی خدمت اقدس میں گوش گزار کرتا ہوں سیالکوٹ کنونشن اس دفعہ تعدادی رونق میں بہت زیادہ بہ نسبت پہلے کے اور انتظامی معاملوں میں حاضرین کو آرام دینے والی ثابت ہوئی۔ اور میرا دل اس عجیب انتظام کو جو منتظمان کمیٹی سیالکوٹ کنونشن نے کیا تھا۔ دیکھ دیکھ کر اچھلتا رہا اور تعریف کے نعرے دل سے نکلتے رہے۔ میں بلند آواز سے اس مقدس پہاڑ پر کھڑا ہو کر پکارنے کو تیار ہوں کہ یہ انتظام روح القدس کی ہدایت سے تھا۔ مس یو۔ پی مشن کی عجیب محبت سے بھری ہوئی کمال درجہ کی ہمدردی کو ضرور روشن اس تحریر کے ذریعہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور پنجاب اور ہند کے مقدس لوگوں کی طرف سے دلی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی ان

محنتوں کا اجر آپ کو خداوند سے ملیگا۔ آپ اس دوڑ میں دوڑتے رہیں۔ پادری گارڈن صاحب کی محنت اور جانفشانی ہم کو خوب یاد ہیں۔ اس کونشن میں قریب تھا کہ دے ایک ٹانگ دے بیٹھتے۔ گویا لنگڑے ہو جاتے۔ لیکن سدرک اور مسک اور عبدنجو کا خدا یعنی ہمارا خداوند یسوع مسیح ان کے بچانے کے لئے آموجود ہوا اور ان کو بچایا۔ شکر اور تعریف اس مبارک نام کی ہووے۔

پادری منقول صاحب شاہ پوری جن کے دست مبارک میں دیسی کھانے کا انتظام تھا ان کی خدمت کی کمر ہر وقت دیانت دار سپاہیوں کی طرح کسی رہتی تھی۔ وے اپنے کام کو بڑی دیانت داری و گرم جوشی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ وے روحانی اجلاس میں بھی کم و بیش حاضر ہو سکے۔ تو بھی برکتوں کا چشمہ اس معاملہ میں ان کے شامل حال رہا۔ گذشتہ سال کی کونشن کے بعد جب ہمارے بزرگ بھائی الٰہی بخش صاحب اس دنیا رفانی سے رحلت فرما گئے۔ جو اس خدمت کو انجام دیا کرتے تھے تو کسی بھائی نے نور افشاں کے ذریعہ غم ظاہر کیا۔ انتظام وغیرہ کے لئے میرے بزرگوارم لیمیگا دوسرا الٰہی بخش جو ان سے بہتر خدمت کر سکتا ہے خداوند نے ہم کو عنایت فرمایا۔ خداوند اپنے کام کو کبھی رکنے نہیں دیگا۔ صاحبان مجھے معاف فرمائیگا کہ میں ہر ایک کی خدمت کا حال نہیں لکھ سکا لیکن دیسی مس صاحبان اور مشنری صاحبان اور دیسی بھائیوں کا جنہوں نے اس مبارک کام میں بعد جوزف شمشیار صاحب کے حصہ لیا سب حاضرین کونفنس کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اب اپنی قلم کو روحانی باتوں کی طرف متبدل کرتا ہوں۔

۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء کی شام کو اصل اجلاس کونشن کا شروع ہوا۔ لیکن ایک دو روز پیشتر ہی سے خدا نے پادری گف صاحب کو دعائیہ جرچ میں استعمال کرنا شروع کیا۔

باقی آئندہ۔

خدا پر بھروسہ رکھو

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے زور بازو پر بھروسہ رکھتے ہیں اور خداوند پر بھروسہ نہیں رکھتے لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ آسمان کے پرندے جو ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں۔ نہ بوتے نہ کاٹتے۔ مگر خداوند خدا اُن کو روزی اپنی حکمت کاملہ سے خود پہنچو دیتا ہے۔ جن دنوں کو کشت کار بیکار جانکر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اُن کے لئے باعث روزی اور زندگی ہیں۔ تو پھر کیا وجہ کہ آدمی۔ صرف آدمی کی کمائی پر بھروسہ رکھ کر۔ راستبازی اور اُس کے جلال کو نہ ڈھونڈے۔ اور گنہگاری میں مگن رہے۔ کہا گیا ہے کہ جنگلی سوسن کی پوشاک کو دیکھو کہ وہ کیسی خوبصورت زرق برق کی ہوتی ہے۔ حضرت سلیمان باوجود اتنی جاہ وحشمت کے اُن کے لباس سے اپنے لباس کو ملا نہیں سکتا تھا۔ آدمی اپنے مال و دولت پر نگاہ نہ رکھے اور نہ دوسروں کی کمائی پر۔ کیونکہ ان کو زوال ہے صحرا کی گھاس کیسی سرسبز ہوتی ہے۔ کہ بے اختیار اس پر لوٹنے کو جی چاہتا ہے۔ اُس کی طراوت آنکھوں میں کھبی جاتی ہے۔ مگر ایک دن اس کو سوکھ کر خشک ہو جانا ضروری ہوا۔ اور لوگ اس کو تنور میں جھونک کر خاکستر کر دیتے ہیں۔ خداوند خدا پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کو وہی سبزی اور لہلہاہٹ بخشتا ہے۔ اس واسطے اپنے سارے دل سے اس پر بھروسہ رکھو جو ان کو نئے نئے لباس پہنا دیتا ہے۔ دنیا کی دولت پر دل مت لگاؤ کیونکہ چور ان کو چرا لیتے اور دشمن لوٹ لیتے ہیں۔ اپنی دولت آنے والی دنیا میں پیدا کرو۔ جہاں ابدی آرام اور خوشی سے بسر کروگے۔ اور جہاں چور اچکوں کا کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ اس واسطے اس دنیا میں خدا پر تکیہ رکھتے ہوئے کل کی فکر مت کرو۔ بلکہ آج اُسکی بادشاہت اور راستبازی کی تلاش کرو جسکی وجہ سے گنہگاری سے بچو اور نجات کے رستہ پر آسکو۔ راقم حکیم میر کریم الدین

مبرق ۔ از دنگاہ ۔ ضلع جہلم

ضلع جہلم میں چوری چکاری

ہمارے علاقہ میں تھوڑی سی خشک سالی پر چوری چکاریوں کا زور ہو جاتا ہے۔ زمیندار لوگ فصلوں سے ناکام ہو کر بجائے مزدوری کر کے پیٹ پالنے کے راتوں کو دیواریں توڑنے اور پھاندنے کے بہت عادی ہوتے جاتے ہیں۔ جدھر سے سنو چور چور کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ پھر چور بھی کون۔ نمبرداران اور زمینداران کے رشتہ دار کہ جنکا گرفتار کرنا مشکل۔ کیونکہ جب وہ پکڑے جاتے ہیں تو ان کے عزیزان اُن کی صفائی میں شہادت دے کر ان کو تو چھوڑا لیتے ہیں مگر جو لوگ غریب زمیندار ان کے کام کاج نہیں کرتے اور ان کی خوشامد سے اجتناب کرتے ہیں اُن کے نام چوروں اور بدمعاشوں کی فہرست میں درج کروا دیئے جاتے ہیں اور اُن کو من مانے خراب کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنے چوروں کو اپنے پاس بٹھا کر اہالیان پولیس سے میل جول کراتے۔ اور ان کا یاربیلی بنواتے ہیں۔ کیا خوب انتظام ہے سرکار کو اس میں خیال فرمانا چاہئے اور ایسے نمبرداروں کی خبر لینی چاہئے جو چوروں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور پولیس کو انڈے مرغی کھلا کر اُن کو بچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں چوریاں ہوتی ہیں۔ مگر نہ مال مسروقہ ملتا ہے نہ چور۔

(راقم نامہ نگار)

ضرورت

۳

بہت جلدی ایک ٹرینڈ اور تجربہ کار سینیئر سائنٹیفک ٹیچر (استاد ریاضی) کی برنگ ہائی اسکول بٹالہ کے لئے ضرورت ہے۔ مشاہرہ ستر روپیہ یا اس سے زیادہ حسب لیاقت کے ملیگا۔ درخواستیں بہت جلد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ المشتہر۔ پرنسپل برنگ ہائی اسکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔

سفر امریکہ

پادری بیلی جو ہندوستانی سیشن میں حاضر تھے اور مسٹر مکری اور مسٹر ہیرن کے ساتھ ملا کر ایک ہندوستانی گیت گایا۔ ملک کنعان کی رسومات اور لوگوں کے رہنے کے طریق کا کچھ بیان کیا گیا۔ ایک بھائی اور بہن عربی پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھے۔ پادری اور مسٹر آربائیٹر سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے تھے۔ کلام روح القدس کی قوت اور قدرت سے سنایا جاتا تھا۔ اور مقدس لوگوں کے بلند آواز کے نعرے یہ ثابت کرتے تھے کہ وہ خدا کے گھر میں آنا اور کلام کو سننا کیسا پسند کرتے ہیں۔ بعض اوقات اُن کے نعرے اتنے بلند ہو جاتے کہ واعظ کو چند منٹوں کے لئے ٹھہرنا پڑ جاتا۔ خداوند کی حضوری کو ہر شخص محسوس کرتا تھا۔ اور ہر شام کو مذبح اُن شخصوں سے بھرا ہوتا تھا۔ جو نجات اور پاکیزگی کے خواہاں ہوتے تھے بہتوں نے نجات حاصل کی ایمانداروں نے پاکیزگی حاصل کی۔ بیمار اچھے ہوئے۔ اور اور بہت سے شیطان کے مختلف بندوں سے آزاد ہوئے۔

کونشن ختم ہو جانے کے بعد یعنی سولہ جون کو انڈین سے شکاگو آیا۔ ایک رات دن رہ کر گرینڈ جنکشن گیا گرینڈ جنکشن اور شکاگو کے درمیان ایک بڑی بھاری جھیل ہے۔ جس کا نام جھیل مشیگن ہے۔ یہ قریباً دو سو میل لمبی اور سو میل چوڑی ہے۔ ایک چھوٹے دخانی جہاز کے ذریعہ ہم پار گئے۔ گرینڈ جنکشن جس میں میٹنگ ہونے والی تھی۔ ایک چھوٹی سی جگہ ہے۔ لیکن میٹنگ میں ایک ہزار سے زیادہ حاضرین تھے۔ یہ میٹنگ سولہ جون سے پچیس جون تک ہوتی رہی۔ بہتوں نے اپنی بیماریوں سے شفا پائی۔ بہتوں نے نجات حاصل کی۔ اور بہتوں کو پاکیزگی حاصل ہوئی۔ مجھے ہندوستان اور اُس کی ضروریات پر کچھ کہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت سے لوگ ہندوستان اور وہاں کے لوگوں سے ناواقف ہیں۔ غیر اقوام کی جیسی کہ حالت ہے سن کر ششدر رہ گئے۔ یہ سرمن سنکر بہتوں کے دلوں میں اُمنگیں پیدا ہو گئیں کہ وہ ہندوستان میں جا کر کلام کی خدمت کرینگے۔ اوروں نے وعدہ کیا کہ وہ ہندوستان کے مشنری کام کے لئے چندہ دیا کرینگے۔ اور بعضوں نے وعدہ کیا کہ ہندوستان کو اپنی دعاؤں میں یاد کیا کریں گے۔

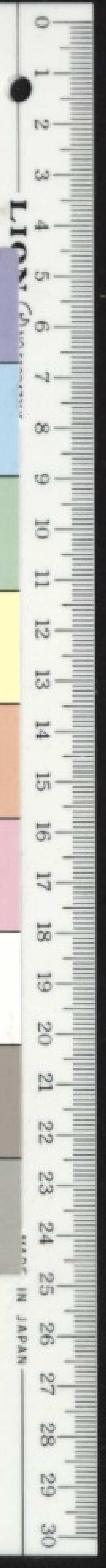
گرینڈ جنکشن میٹنگ ختم ہونے پر واپس شکاگو آگیا۔ یہاں پر بھی چرچ آف گاڈ مشنری ہوم ہے۔ پادری ریرڈن صاحب (Reardon) یہاں کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اس ہوم میں دس مشنری مرد اور عورتیں ہیں۔ یہ شہر بھی نیویارک کی طرح بڑا بھاری شہر ہے۔ قریب بیس میل لمبا ہے۔ جہاں روشنی زیادہ ہے۔ وہاں گناہ بھی زیادہ ہے۔ یہ خیال شکاگو اور نیویارک جیسے شہروں پر خوب عاید ہوتی ہے۔ عورتوں کو حد سے زیادہ آزادی ملی ہوئی ہے جس سے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بیسیوں قسم کے مختلف مسیحی فرقے ہیں۔ بعض فرقے ایسے ہیں۔ جنکا میں نے کبھی نام بھی نہیں سنا تھا۔ کیا یہ تمام مسیحی کلیسیا ہو سکتے ہیں؟ مسیحی کلیسیا وہ ہے جو بائبل کی پوری تعلیم کو عمل میں لاتی اور یگانگت سکھاتی ہے۔ اے کاش کہ گمراہ مسیحیوں کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ دیکھیں کہ کہاں پر ہیں؟ ہاں اے خداوند وہ وقت جلد لا۔ باقی آئندہ۔ این۔ بیلی از شکاگو

عجیب قسم کی چوری۔

ناظرین ایسی چوری سے حیران ہونگے کہ کس طرح ایک شخص نے چوری کا ڈھنگ نکالا موضع کوٹلی ٹھگاں جو کہ دور دور تک مشہور ہے ضلع تحصیل نکودر میں ہے۔ یہاں پر پہلے بہت سی ٹھگ بازی ہوا کرتی تھی۔ کھوٹے سکے جات بھی پہلے یہیں سے ایجاد ہوئے۔ اور اب بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کوٹلی ٹھگاں کے بچے مختلف جگہوں میں پائے جاتے ہیں مگر ٹھگوں کی درحقیقت کوٹلی مذکور ہی ماں ہے۔ اب نئی چوری کا ڈھنگ بھی یہاں ہی سے نکلا۔ یعنی ایک شخص بنام سمند خاں قوم پٹھان یہ کوئی غریب آدمی نہیں۔ بلکہ امیر آدمی ہے۔ اچھا کھاتا پیتا آدمی ہے اور دوسرے سرکاری ملازم یعنی کوٹلی مذکور میں چپراسی۔ اس شخص نے ایک کتا اور ایک بلی پالے ہوئے ہیں۔ جب چوری کسی گھر میں کرنی ہو تو کسی گھر کے نزدیک بلی کو چھوڑ دینا اور اس کے پیچھے کتے کو لگا دینا۔ بلی نے ڈر کر کسی گھر میں گھس جانا۔ اور کتے نے بھی اسکے پیچھے جانا۔ گھر میں جاکر کتے نے بل چل مچا دینی۔ مستورات نے سمند خاں کو

خریداران نور افشاں کو مژدہ

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ سنہ ۱۹۱۲ء کے نئے خریداران کو جو سال آئندہ کیلئے اس ماہ میں یا آئندہ ماہ میں چندہ اخبار دو روپیہ آٹھ آنہ ادا کر دینگے اُن کو دو ڈھائی ماہ کے اخبار اب سے برابر ملتے رہیں گے اور اُن سے کچھ چارج نہ کیا جاویگا یعنے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء تک مفت اخبار حاصل کرینگے۔ چاہیے کہ شائقین اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھودیں۔ بلکہ اس دینی اخبار سے جس کا منشا اور غرض صرف روحوں کی نجات ہے۔ فایدہ حاصل کریں ✣ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں



آواز دیتی کہ اپنے کتے کو نکالو - یہ آواز کی تاک میں کان لگائے کھڑے رہتے تھے - جب آواز کان میں پڑی اور یہ گھر میں داخل ہوئے - چونکہ گاؤں میں معتبر شخص سمجھا جاتا تھا - کوئی شبہ وغیرہ اُس پر نہیں کرتا تھا - اُس نے کتا نکالتے نکالتے گھر کی تلاشی لینی شروع کر دیتی بس پھر جو کچھ ہاتھ لگا لیکر رفو چکر ہوا - مدت سے اس کا یہی وطیرہ تھا - مگر مثل مشہور ہے (سو دن ساد کے اور ایک دن چور کا) ایک دن ضرور پکڑا ہی جاویگا - اب وقت آگیا کہ پکڑا جاوے - ایک روز چوری کرنے کی نیت سے دوسرے گاؤں کو چلا - وہاں جاکر یہی فعل شیطانی کیا - یعنی پہلے بلی کو چھوڑا - اس کے پیچھے کتے کو لگا دیا - جب بلی اور کتا گھر میں گھس گئے تو گھر والوں نے شور مچانا شروع کیا کہ یہ کس کا کتا ہے اس کو نکالو - یہ جھٹ گھر میں گھس گیا اور کتا نکالنے کے بہانے گھر کی تلاشی کرنی شروع کر دی جب باہر آیا تو گھر کے لوگوں کو شک پڑا - اس کو صحن میں پکڑ لیا اور اُس کی تلاشی لینی شروع کی - تلاشی لینے پر اس سے دو ہار نقرئی اور کچھ اور زیور نکلا - بمعہ مال مسروقہ وہ لوگ تھانہ نکودر میں لے آئے - پولیس نے تحقیقات شروع کی تحقیقات سے اور بہت سی باتیں اُس کی معلوم ہوئیں آخر کار پولیس کو زیادہ شک پڑا اور ملزم کے گھر کی تلاشی لی تو ایک من پختہ زیور نقرئی اُس کے گھر سے برآمد ہوئے - مال مسروقہ گاؤں میں دکھایا گیا تو جن جن کا چوری گیا تھا سب نے پہچان لیا - سچ مچ یہ چوری بھی حیرت میں ڈالنے والی چوری ہے - اب ملزم کا چالان کیا جاویگا نتیجہ دیکھئے کیا نکلتا ہے - واقعی ایسے شخص کو جو ملازم سرکاری ہو کر ایسا کام کرے پوری پوری سزا ملنی چاہئیے - تاکہ دوسرے اس سے تنبیہ پکڑیں -

الراقم

ایم - بنی بخش مشیر انجیل شریف

نکودر

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

مجھے یاد ہے ایک جوان امریکہ میں تھا اور میں نے اسے کہا کہ تم جیسے جوانوں کی ضرورت ہے - اُس نے کہا کہ میں جانتا ہوں پر میں راضی نہیں - جان ویسلی کی عمر ۸۰ برس کی ہوئی اور اس نے ۷۰ اور ۸۰ برس کے بیچ میں وہ کام کئے جو کہ اُس نے عمر بھر نہیں کئے - اسی طرح بڈھوں سے بڑی اُمید ہے - یسوع ہم اپنی اُلفت کا خزانہ جو کچھ ہمارے پاس ہے دیدیں ہاں اگر آپ کار کا پیار نہ کرے تو کتنا رنج ہوگا - ایک شخص مسیح کے پاس آیا جس نے پوچھا سب سے بڑا حکم کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ اپنے سارے دل اپنے سارے زور اپنی ساری طاقت سے پیار کریں - کیا ہم آج اپنا بادشاہ بنائیں گے - اور اگر بنائیں تو کچھ فایدہ ہوگا - ہاں وہ روحانی فایدہ ہوگا جس سے ہماری زندگی کیلئے پرورش اور نشوونما ہوگی - ایک صاحب بنام جارج دنیا بھر میں کنونشن کرتے تھے - میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ بوجھ تو نہیں معلوم ہوتا؟ اس نے کہا کہ پہلے کچھ مشکل سی معلوم ہوتی تھی پر اب نہیں - کیونکہ مجھے ایک آیت نے تسلی دی کہ انتظام اُس کے کاندھے پر ہوگا - آپ نے دیکھا کہ کمہار کیا کرتا ہے - پہلے مٹی لیکر اُسے گوندھتا پھر اسے چکر پر چڑھا کے اور گھما کے اپنی مرضی کے موافق جو جو چاہتا سو بناتا ہے - مسیح کو بادشاہ بنانے سے کچھ فایدہ ہوگا؟ آپ کسان کو دیکھیں کہ جو کوئیں کو سینچتا ہے - وہ بڑے صبر کے ساتھ اپنے کھیت میں پانی دیتا ہے مگر سرکار نے کیا کیا ہے؟ آپ اگر ہر دوار میں جاویں تو آپ کو نہر کے ذریعے معلوم ہوگا کہ جس کے ذریعے بہت جلد پانی دیا جاتا ہے - اسی طرح سے روح القدس کی زندگی ہے ہم میں کوئی نہ کوئی روک ہے - جو کہ ہماری مدد دریائی کو بند کر دیتی ہے -

باقی دارد

شعر و سخن

قیامت کے نشانات

کتاب مقدس میں ہے ذکر آیا -
کہ بیت مقدس پہ ہو خوف چھایا -

یہ جانو کہ نزدیک وہ آجڑ جائے
پہاڑوں میں خلقت سبھی بھاگ آئے

ہے افسوس اُن عورتوں پہ سزاوار
کہ ہوں حالت حمل میں وہ گرفتار

پلاتی ہوں یا دودھ بچوں کو دیکھو
کرو لقمہ تلوار کا ہوں ہمسر -

مصیبت میں ہر ملک بھی گھیرا جائے
غضب سارے قوموں کو سر پہ اُٹھائے

مری - کال بھی آویں ہجوم بکثرت
خدا کے پیاروں کو ہو درد مصیبت

نشانات سورج ستاروں میں آئیں -
کئی رنگ تب چاند کے دیکھے جائیں -

ہو قوموں کو تکلیف و ایذا سراسر
لگیں کان کھانے وہ شور سمندر

ہو دریاؤں میں بھی تلاطم سے لہریں -
اچھل کر پڑیں دور کو ساری لہریں -

بگڑ جائیں سب انتظام آسماں کے
ہوں قانوں اُلٹے زمین و زماں کے

جلال اور قدرت نظر آوے جس دم
نمودار یا دل میں ہو ابن آدم

اُٹھاؤ مگر سر کو اپنے اُسی آن -
کہ ہو مخلصی کا قریب اپنا ساماں -

مضامین

دینا

جو رنج سے بوتا ہے وہ رنج ہی سے کاٹیگا۔ جو خوشی سے بوتا ہو وہ خوشی ہی سے کاٹیگا۔ وہ شخص کیا ہی مبارک ہو جو اپنی آمدنی میں سے نیکی کے پھل پیدا کرتا ہو +

کیا ہم حقیقت میں راستباز ہیں اور خدا کی خدمت میں اپنا کچھ رکھ نہیں چھوڑتے ہم کہتے ہیں کہ اے خداوند تیری بادشاہت جلد آوے۔ کیا ہم اس کے لئے کام کر رہے ہیں؟ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ہم کھیت کے مالک سے منت کریں کہ مزدور بھیج۔ نظر اٹھا کر دیکھو۔ مزدور تو بہت ہیں۔ لیکن افسوس کام کرنیوالے تھوڑے ہیں۔ خداوند ہمیں اپنی نیت کے موافق پھل دیتا ہو۔ اور جو مزدور جیسا کھیت میں کام کرتا ہو اس کا اجر پاتا ہو۔ ہم اپنے دلوں میں غور کریں کہ ہم مسیح کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ جس مالی نے اپنے باغ میں اچھا کام کیا ہو وہ زیادہ پھل حاصل کریگا۔ مسیحی سوسائٹیاں اگرچہ خداوند کے کھیت میں بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔ تو بھی زیادہ سے زیادہ اچھے کام کی ضرورت ہو۔ ہم خداوند کیلئے اپنی دولت اپنا زور اور وقت صرف کریں۔ اپنی دنیوی زندگی کے حظ کو ایک طرف رکھدیں۔ جب تک کہ ہم وہاں تک نہ پہنچیں جیسا کہ رسول کہتا ہے کہ "میں نہیں بلکہ مجھ میں مسیح زندہ ہو" +

از خیالات
"نائب لودیانوی"

انتخاب الاخبار

دیوبند میں ہندو مسلمانوں کا سخت فساد

ضلع سہارنپور میں دیوبند ایک مشہور قصبہ ہے وہاں پر مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی نسبت کچھ زیادہ بھی ہے۔ چند روز ہوئے کہ رام لیلا پر وہاں نہایت سخت بلکہ ایک ہولناک فساد ہوا ہے۔ جس وقت مہاراجہ رام چندر جی کی سواری نکلی تھی مسلمانوں نے آکر حملہ شروع کر دیا۔ ہندوؤں نے بھی اپنی حفاظت کے خیال سے جواب دیا لڑائی دیر تک رہی بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔ جائنٹ مجسٹریٹ خبر پاکر موقعہ واردات پر آپہونچے۔ اس وقت دوبارہ پھر سخت لڑائی ہوئی۔ اور اس مرتبہ بھی بہت سے لوگوں کو سخت ضربیں آئیں جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کو بھی چوٹ آئی۔ دوسرے روز صاحب مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس آپہونچے انہوں نے بمشکل اس سخت فساد کو رفع کیا اور افواہ ہے کہ جو دو لڑکے رام چندر اور لچھمن بنائے گئے تھے ان کو غائب کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ ابھی معاملہ پوری تصدیق کا محتاج ہے۔ اس کے بعد کے مزید حالات آئندہ صفحوں میں لکھے جائینگے

(راجپوت گزٹ)

فساد دیوبند کے مزید حالات

فساد دیوبند کے مزید حالات مظہر ہیں۔ یہ لڑائی ۳ روز تک ہوتی رہی۔ فریقین کے ۱۵ آدمی جان سے مر چکے ہیں۔ جن میں ہندو زیادہ ہیں بنائے فساد یہ ہے کہ دسہرہ کے دن ہندو جس راستہ سے رام چندر جی کا جلوس لے جانا چاہتے تھے۔ اس سے مسلمانوں نے ان کو منع کیا۔ ہندوؤں نے جائنٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی تو انہوں نے حکم دیا کہ تم بخوشی اس راستہ سے اپنا جلوس لے جاؤ۔ جلوس کے وقت ہم اس موقعہ پر خود موجود ہونگے۔ لیکن جب جلوس نکلا تو سینکڑوں آدمیوں نے ایک بارگی حملہ کر دیا۔ ہندوؤں نے بھی حفاظت خود اختیاری کے خیال سے جواب دیا مسلمانوں نے جائنٹ مجسٹریٹ پر حملہ کیا اور کچھ ضرب پہونچائی۔ پولیس کے علاوہ فوجی امداد بھی طلب ہوئی ہے سب سے زیادہ سنسنی خیز خبر یہ ہے کہ رام چندر لچھمن اور سیتا کے سروپ جو بنے ہوئے تھے ان تینوں لڑکوں کو مسلمانوں نے غائب کر دیا ہے۔ ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ افواہ ہے کہ ان کو مار ڈالا گیا۔ تاہم یہ خبر ہنوز تصدیق کی محتاج ہے۔ سیتا جی کے سروپ والے لڑکے کے بدن پر ۸ ہزار روپیہ سے زائد مالیت کا زیور طلائی وغیرہ تھا۔ دوسرے روز حسب الحکم جائنٹ مجسٹریٹ صاحب مسلمانوں پر بندوقوں کے فیر کئے گئے جس سے دو تین مسلمان مارے گئے۔ مسلمانوں نے بازاروں میں دوکانات کو لوٹ لیا ہندوؤں کی دوکانیں معہ مکانوں کے تین دن تک بالکل بند رہیں۔ ہندو رؤسا اور سرکاری ملازمان میں سے اس لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ سے بہت زخمی ہوئے۔ مدرسہ عربیہ کے طالب علموں نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ اب تک ۵۰ مسلمان اور کچھ ہندو بھی گرفتار ہیں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر افسران وہاں پر موجود ہیں۔ دیوبند کا تحصیلدار مسلمان معطل کیا گیا ہے۔ خبر ہے کہ اس خونریز فساد میں اس کی بھی شرکت تھی ابھی مزید حالات کا انتظار ہے۔ (ر)

گورنمنٹ پنجاب کے اعلان

پنجاب کے اخباروں کے پاس گورنمنٹ عالیہ پنجاب کی طرف سے ایک جنرل نوٹس (اعلان عام) پہونچا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہو



"عالیجناب لفٹننٹ گورنر پنجاب افسوس سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ آنریبل مسٹر ڈروٹی نے چودہ اخبارات سے ضمانت ہائے طلب کی تھیں۔ اور دیگر اخبارات کو تنبیہہ کی تھی اور عام رائے کے لیڈروں کو مطلع کیا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور ہر ایک ایسی بات سے احتراز کریں کہ جو پنجاب کے مختلف عقیدے رکھنے والے لوگوں کے درمیان نااتفاقی کو ترقی دینے والی ہو۔ اُس کا اصل منشا مطلق پورا نہیں ہوا مسلمانوں سکھوں۔ ہندوؤں اور نیز ان مذاہب کے مختلف فرقوں کے باہمی اختلافات پبلک اور پرائیویٹ زندگی کے تمام پہلوؤں پر ناپسندیدہ اثر کر رہی ہیں اور ساتھ ہی سکولوں اور دیگر انسٹی ٹیوشنوں میں بھی اپنا اثر پہنچا رہے ہیں۔ اس سے پہلے ترقی کے راستے میں ایسی رکاوٹ بہت کم ہے۔ اس ناخوشگوار نتیجہ کا باعث بہت سے اخبارات کا رویہ ہے جو مہذب اخبار نویسی کے اصلی فرض کو زیر نظر رکھنے کی بجائے جو پبلک کے علم اور اُس کی واقفیت کے بڑھانے اور ملکی و سوشل ترقی میں مددگار ثابت ہونے پر مشتمل ہے۔ اپنے معزز پوزیشن کو اپنے اخبارات کی اشاعت بڑھانے کے معمولی مقصد کو مذہبی جھگڑوں کے بھڑکانے کا ذریعہ بناتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسی حالت سے ہرگز چشم پوشی نہیں کی جا سکتی چونکہ پنجاب میں تمام جوش گورنمنٹ کے راستے میں حائل ہو رہا ہے۔ عالیجناب لفٹننٹ گورنر یہ عام تنبیہہ کرنے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ کہ جو کوئی اخبار یا پریس اس اشتعال انگیز اور غیر مہذب مذہبی کشیدگی کو بڑھانے پر زور دیگا جو مسودہ قوانین کے خلاف ہے بغیر کسی مزید خاص تنبیہہ کے اس کے خلاف قوانین کے مطابق پورے اندور کے ساتھ عمل کیا جاویگا۔ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء

ایم ڈبلیو فنٹن چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہمیں نہایت افسوس ہے کہ پنجاب کے بعض اخبارات کی ناخوشگوار تحریر کی وجہ سے گورنمنٹ عالیہ پنجاب دوبارہ تمام اخبارات کو تنبیہہ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اگر یہ اخبارات آنریبل مسٹر ہی کی ہدایت پر سبق حاصل کرتے تو اب تمام اخبارات کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا اگر ہم لوگ گورنمنٹ کے واقعی وفادار ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ایک اخبار نویس کی حیثیت سے بجائے مزید مشکلات پیدا کرنے کے گورنمنٹ کی سہولیت میں حصہ لیں کاش اس اعلان پر بھی ہر ایک اہل اخبار اپنے فرض کو محسوس کرے (ر)

ٹرکی اور اٹلی کا جنگ { آجکل کا سب سے مشہور واقعہ

ٹرکی اور اٹلی کی لڑائی جو جھگڑہ طرابلس کی بابت ہے جو کہ افریقہ کے شمال میں ایک ملک ہے۔ طرابلس ۱۸۳۵ء سے ٹرکی کے ماتحت ہے اور سلطان ٹرکی کی طرف سے ایک گورنر وہاں حکومت کرتا ہے۔ طرابلس والوں کے ساتھ اٹلی کی تجارت تھی اور اٹلی چاہتا تھا کہ طرابلس میں وہ قیمت دیکر ایک بندرگاہ خریدے تاکہ اُس کو ٹیکس کا بوجھ نہ اُٹھانا پڑے لیکن ٹرکی نے اُسے نہ منظور کیا۔ اُس کے بعد اٹلی نے یکایک ۲۸ ستمبر کو ایک الٹیمیٹم بھیجا کہ وہ طرابلس پر قبضہ کرے گا۔ اٹلی نے ۲۰ لاکھ پونڈ کی مالیت سے طرابلس کو خریدنا چاہا۔ لیکن سلطان ٹرکی نے نامنظور کیا۔ شاہ اٹلی نے لڑائی کا اعلان کر دیا۔ پہلے تو اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی نے جنگ کی بہت مخالفت کی۔ حتی کہ انہوں نے تاریں اور ریل کی سڑکیں توڑ ڈالیں۔ لیکن اب اٹلی والوں میں جنگ کی بابت خوب جوش و خروش ہے۔ ٹرکی کی بحری طاقت مضبوط نہیں ہے۔ اس واسطے ٹرکی والے بحری طاقت میں اٹلی والوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر اپنی بری طاقت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ ٹرکی والوں کا ارادہ ہے کہ براستہ خشکی مصر میں سے اپنی فوجیں طرابلس میں بھیجیں۔ اٹلی کے جہازوں نے ٹریپولی کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ ٹریپولی کے سپاہی قلعوں کو چھوڑ کر اپنے پہاڑی قلعوں میں چلے گئے ہیں۔ اخیر کی تار مظہر ہے کہ اٹلی والوں نے طرابلس پر قبضہ کر لیا ہے۔ طرابلس اور ٹرکی میں ٹرکی کی بہتری اور حفاظت کے لئے مسجدوں میں دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جرمنی کے اخبارات اٹلی کی اس کارروائی پر بہت ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔

آرمیدرت کے مسلمانوں میں بھی اس کی بابت جوش ہے چنانچہ لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس میں مسلمانوں کے بڑے بھاری جلسے ہوئے ہیں۔ ان جلسوں میں ٹرکی کی سلامتی کیلئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اور برٹش گورنمنٹ کو اٹلی کے اس فعل میں دخل دینے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔

طرابلس والوں اور ٹرکی والوں نے اٹلی کو بائیکاٹ کر دیا ہے۔ سنا ہے کہ ترکوں کی ٹوپیاں بھی جو کہ اٹلی کی ساخت ہیں بائیکاٹ کی جا رہی ہیں۔ بھارت ورش کے مسلمانوں میں بھی اٹلی کے مال کو بائیکاٹ کرنے کی لہر جاری ہو رہی ہے۔ شہنشاہ کی منظوری سے انگلستان کے وزیر خارجہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ ٹرکی اور اٹلی کے جنگ میں انگلستان کسی فریق کا طرفدار نہ ہوگا۔ ترکی انقلاب کا لیڈر انور بے طرابلس کی طرف روانہ ہو گیا ہے تاکہ طرابلس والوں کو اٹلی کے برخلاف بے قاعدہ جنگ کے لئے تیار کرے جبتک کہ ٹرکی کی سپاہ براستہ مصر طرابلس میں پہونچے اخیر کی خبر ہے کہ ٹرکی سپاہ نے ایک اٹلی کی جنگی کشتی کو سان جوانی کے قریب ڈبو دیا اس میں ایک اطالیہ کا افسر اور پانچ سپاہی سوار تھے طرابلس پر گولہ باری کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۰ ترک مارے گئے اور ۲۰ زخمی ہوئے قسطنطنیہ کے ترکوں میں بہت جوش ہے۔ اب جبکہ اٹلی کی فوجیں طرابلس کے ساحل پر اتر پڑی ہیں۔ اٹلی کے بادشاہ نے یورپ کی دوسری سلطنتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ایسا فیصلہ کریں جس سے دونوں ملک خوش ہو جاویں۔ اٹلی کا ایک مشہور اخبار اس پالیسی پر سخت الفاظ میں لکھتا ہے کہ جبکہ

مد اٹلی نے یونان اور طرابلس کے درمیان جنگی جہازوں کی ایک قطار کھڑی کر دی۔ لیکن چونکہ

گلدستہ اخبار

لنڈن ۹ اکتوبر اخباروں میں بیان ہو کہ اطالیہ کے اسکواڈرن کے ایک سو آدمیوں نے ٹوبرک واقعہ بحر کا پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں کے قلیل گیریزن نے کچھ مقابلہ کیا تھا جسکے بعض لوگ ہٹ گئے اور اطالیہ کی فوج قابض ہو گئی۔

سالونیکا کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ گورنمنٹ مختلف اقسام کی فوج کی بھرتی ہو رہی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ولایت سالونیکا میں بیالیس ہزار آدمی جمع ہو جاوینگے حکام تمام چھکڑوں اور گھوڑوں کو بھی جہاں سے وہ بہم پہنچے ہیں جمع کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی کے مطابق روس نے ٹرکی پر اعتراض کیا ہے وہ غلہ کے ناجائز قسم کے جنگی مال و اسباب میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ اس سے اس کی تجارت بحیرہ اسود کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اطالیہ کے غارتگر جہاز بوریا پاشا میں پہونچ گیا جو ایک اسٹیمر کی حفاظت کے تئے اُس کے ساتھ آیا تھا جس پر ترپولی کے افسران ترکی سوار تھے۔ حکام نے جہاز بوریا کو رسد دینے سے انکار کر دیا۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ گورنمنٹ ترکی نے اس جدید حالت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو ترپولی میں اہل اطالیہ کے زور سے پیدا ہوئی ہے۔ اور اسبات پر زور دیا ہے کہ سلطنتیں اب اس بنیاد پر ضرور مداخلت کریں کہ اطالیہ کے مقاصد حاصل ہوں اور سلطنت عثمانیہ کے حقوق محفوظ رہیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر میلان سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ دول یورپ قسطنطنیہ کو ایک عرضداشت بھیجینگے کہ

اگر اٹلی کے خلاف ٹرکی میں بے عنوانیاں ہونے کو سلطنت ٹرکی نہ روک سکے گی۔ تو اٹلی اس اصول پر قایم رہیگا کہ وہ جنگ کو ترپولی تک محدود رکھے۔

اٹلی و ٹرکی میں جنگ درپیش ہے۔ وہ جمعہ کے روز ۲ ½ بجے بعد دوپہر ہوگی معاملہ نازک ہے۔

اخبارات لنڈن اٹلی کی زیادتی پر متفق ہیں۔ بعض نے لکھا کہ اٹلی کا فعل دن دہاڑے ڈاکہ مارنا ہے۔

اعتدال پسندوں کی رائے میں اٹلی نے خطرناک کام میں ہاتھ ڈالا ہے۔ خوف ہو کہ تمام یورپ میں آتش جنگ بھڑکے۔

فرنچ اخبار بھی اٹلی کی تیز دستی پر ناراض ہیں۔ لیکن فرنچ گورنمنٹ بھی حمایت ٹرکی کی بے پرواہ ہے۔

ترکی بیڑہ بیروت سے قسطنطنیہ منگوا لیا گیا ہے۔ فوج ترکی کل دس لاکھ ہے۔ اٹالین فوج ½ ۲۲ لاکھ ہے

اٹلی کے بڑے جنگی جہاز ۳۳-۱ راستہ ہیں اور ٹرکی کے صرف سات ہیں وہ بھی فرسودہ اور مقابلتہً کمزور ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ لنڈن کے مسٹر امیر علی نے اخبار ٹائمز میں اٹلی کی زیادتی پر جدید خفاہی جوش ظاہر کیا کہ عیسائیوں کے خلاف تمام دنیا کے مسلمانوں کو برانگیختہ نہ کریں۔ گویا کہ آپ ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے قاضی ہیں۔ اٹلی میں آپ کی وکالت کون پوچھیگا مسلمان ہند کو بدنام کریں۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نے سلطان روم کو لکھا کہ وہ اٹلی کے جھگڑے میں مداخلت نہیں فرما سکتے ہیں۔

شہنشاہ جرمنی پر سلطان کو بڑی اُمید تھی اُن کا جواب بھی مایوسی بخش ہے۔ لیکن بہ کوشش کی جاویگی

قیصر جرمنی نے اٹلی کو مصالحت کی صلاح دی اُس نے سخت برا منایا قیصر کو خاموش رہنا پڑا

روسی گورنمنٹ نے بھی مداخلت سے معذوری ظاہر کی اس کی رائے میں خود ترکی غارتن پالیسی ذمہ دار ہے۔

بندر پریویزہ پر اٹالین جہازوں نے ایک ترکی ڈسٹرائر جہاز تباہ کر کے اپنی فوج اتار دی ہے۔

اٹلی کے جنگی جہاز مشرقی بحیرہ روم کے ناکے تاڑ رہے ہیں تاکہ ٹریپولی کی راہ محفوظ رہے۔ کوئی حملہ نہ ہو سکے۔ گورنمنٹ عثمانیہ یونان و مانٹی نگرو کی سرحدوں پر بھی فوجیں فراہم کر رہی ہیں یہ بطور پیش بندی ہے۔

اٹلی نے مہم ٹریپولی کو ۳۰ ہزار فوج روانہ کی۔ دس ہزار سوار ۲۵ ہزار پیادہ۔ نشانہ باز بھی ہیں۔

تصحیح

نور افشاں مطبوعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۹ کالم تیسرا سطر ۲ میں لفظ "نہ" سہو کاتب ہے یہ ساری سطر یوں پڑھنی چاہئے "اصل میں سیلف سپورٹ کا نام کلیسیا کو زیب دیتا ہے" کوئی نہ اس سطر میں نہیں ہے اور ۲۴ سطر والا نہ عبارت کو درست کرتا ہے۔ نامہ نگار ریواڑی



کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انکے مطالع سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمیر دائے اُردو ۶ر ۱۰ر +
۱۱- سیر ہند معہ تصورات اردو عہ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - ۱ے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچوں کی پرورش ۱ر +
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیحی دین اور اخلاق - پاکٹرشی - مسیح کا نمونہ - عزت بے مثال - تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی ساتھ روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ صرف ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۱ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ہوجاتی ہو یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اسکا استعمال کررہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں اِن کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای-ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی بیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

ڈاکٹر کو دو گولی بکھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی ہرروز کچھ نہیں ہوگی نہ بہ معمول ستانے اور کھانے پینے میں کچھ کلوخ نہیں ہوگی۔ یہ دوائی بر سوں سے ڈاکٹر برمن مرحوم اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل بیرونی میں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر ایک ڈبیہ کو ایک ٹوپیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولی ۲ روپیہ ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک ۲ آنہ +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں بہاڑ ہو جاتا ہی یہ درد لفظ میں اس کو بیانی کردیتا ہو۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک پٹک رگوں میں ہر جگہ کہیں سے جو کہیں ہو تو اس دوائی سے فوراً آرام ہو جاتا ہو۔ درد و غیرہ نصف منٹ میں دور ہو جاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ شیشیوں کی ۶ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۶ آنہ +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۶۰ء

پر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح: خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں تو ہر ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروتوں وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما صہ گروتوں للعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیمونکا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں اور برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کر لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۱آ عہ

ہندوستان و پنجاب معہ " ۲ عہ

غیر ممالک سے " ۵ عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای-ایم ویری صاحب ڈی۔ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا-